## سوال

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کیاکسی صوفی یااہل علم کی بیعت کرنااورراہ تصوف پرچلناجائزہے۔؟

## جواب

# الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

صرف مسلمانوں کے خلیفہ اورامام کی بیعت کرناجائزہے،اہل حل وعقد علماء،فضلاءاورذمہ داران حکومت اس کی بیعت کریں گے۔جس سے اس کی ولایت ثابت ہوجائے گی۔عامۃ الناس کے لیئے اس کی بیعت کرناضروری نہیں ہے۔ان پرصرف اتنالازم ہے کہ وہ اطاعت الہی میں اس کی فرمانبرداری کریں۔امام مارزی فرماتے ہیں :

يَكْفِي فِي بَيْعَةِ الإِمَامِ أَنْ يَقَعَ مِنْ أَهْلِ الْحَلِّ وَالْعَقْدِ وَلاَ يَجِبُ الاسْتِيعَاب , وَلاَ يَلْزَمُ كُلَّ أَحَدٍ أَنْ يَحْضُرَ عِنْدَهُ وَيَضَعَ يَدَهُ فِي يَدِهِ , بَلْ يَكْفِي اِلْتِزَامُ طَاعَتِهِ وَالانْقِيَادُ لَهُ بِأَنْ لاَيُخَالِفَهُ وَلاَيَشُقَّ الْعَصَا عَلَيْهِ انتہى [نقلاً من فتح الباري]

امام کی بیعت میں اہل حل وعقدکی بیعت ہی کافی ہے۔بیعت بالاستیعاب واجب نہیں ہے۔ہرشخص پرضروری نہیں ہے کہ وہ امام کے پاس حاضرہواس کے ہاتھ میں اپناہاتھ دے۔بلکہ اس پراتناہی لازم ہے کہ وہ اس کی اطاعت کرے اوراس کی مخالفت نہ کرے،اوراس کے خلاف ہتھیارنہ اٹھائے۔اور بیعت کے حوالے سے واردتمام احادیث سے امام کی بیعت مرادہے۔دیگرافرادیاجماعتوں کی بیعت مرادنہیں ہے۔شیخ صالح الفوزان ایسی بیعتوں کے بارے میں فرماتے ہیں :

"البيعة لاتكون إلالولي أمر المسلمين، وهذه البيعات المتعددة بمتدعة، وهي من إفرازات الاختلاف، والواجب على المسلمين الذين هم في بلد واحد وفي مملكة واحدة أن تكون بيعتهم واحدة لإمام واحد، ولايجوزالمبايعات المتعددة۔ (المنتقى من فتاوى الشيخ صالح الفوزان 1/367)

صرف مسلمانوں کے خلیفہ اورامام کی بیعت کرناجائزہے،اوریہ متعدد بیعتیں بدعت ہیں،اوراختلافات کاذریعہ ہیں۔مسلمانوں پرواجب ہے کہ وہ ایک ملک میں صرف ایک ہی امام کی بیعت کریں (اگرواقعی کوئی امام موجودہو)اورمتعدد بیعتیں کرناجائزنہیں ہے۔عصرحاضرمیں لوگوں نے جوتصوف کے متعدد سلسلے شروع کررکھے ہیں،ان کاشریعت میں کوئی ثبوت نہیں ہے،ان سے بچناچاہیئے،اورخالصتاًقرآن وحدیث کواپنی زندگی کامرکزومحوربناناچاہیئے۔

**ھذاماعندي واللہ اعلم بالصواب**